سوال

(317) طلاق کا بیان احادیث کی روشنی میں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

طلاق کا بیان احادیث کی روشنی میں بیان کریں

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

احادیث

قرآن مجید اوراس کی تفسیر کے بعداب ہم ان احادیث پر گفتگو کریں گے جن سے ایک ہی مجلس کی اکٹھی تین دفعہ دینے کے جواز پر حجت پکڑی جاتی ہے ،ان میں سے چند احادیث درج ذیل ہیں ۔

1-عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً وَهِيَ حَائِضٌ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُتْبِعَهَا بِتَطْلِيقَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ عِنْدَ الْقُرْءَيْنِ الْبَاقِيَيْنِ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : " يَا ابْنَ عُمَرَ مَا هَكَذَا أَمَرَكَ اللهُ إِنَّكَ أَخْطَأْتَ السُّنَّةَ أَنْ تَسْتَقْبِلَ الطُّهْرَ فَتُطَلِّقَ لِكُلِّ قُرْءٍ " وَقَالَ : فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاجَعْتُهَا ثُمَّ قَالَ : " إِذَا هِيَ طَهُرَتْ فَطَلِّقْ عِنْدَ ذَلِكَ أَوْ أَمْسِكْ " , فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ كُنْتُ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا كَانَ يَحِلُّ لِي أَنْ أُرَاجِعَهَا قَالَ : " لَا كَانَتْ تَبِينُ تَكُونُ مَعْصِيَةً السنن الکبری للبیهقی ج7ص334

لوكنت طلقتها ثلاثا كان يحل لى اارا جعها قال كانت تبين سے استدلال کیا جاتا ہے کہ ایک مجلس میں تین طلاق دینے سے طلاق مغلظ پڑجاتی ہے ۔

(جواب) اول :اس ٹکڑے سے استدلال درست نہیں : کیونکہ یہ ٹکڑا اس مفہوم میں صریح نہیں ۔ کیونکہ طلقھا ثلاثا کا مفہوم تین بار طلاق بھی ہوسکتا ہے ۔

(جواب) دوم : اس ٹکڑے کی استنادی حالت بڑی مشکوک ہے کیونکہ یہ ٹکڑا باقی مستند روایات میں موجود نہیں ۔ خود امام بیہقی نے کہہ دیا ہے کہ اس ٹکڑے کے راوی صرف شعیب ہیں ۔ امام شوکانی تصریح کرتے ہیں وفی اسنادھا شعیب بن رزیق الشامی وھو ضعیف ۔ ''اس کی سند میں شعیب بن رزیق شامی ضعیف ،، اس طرح اس حدیث کی سند میں ایک عطاء خراسانی ہیں ۔ جنھیں امام بخاری، شعبہ ،ابن حبان نے ضعیف اور سعد بن مسیب نے کذاب قرار دیا ہے ۔ مختصر یہ کہ یہ متکلم فیہ ہیں ۔ لہذا یہ ٹکڑا معرض استدلال میں پش کرنا درست ہی نہیں بلکہ علم حدیث سے ناواقفی ہے ۔ کیونکہ حفاظ کی احادیث میں یہ الفاظ مذکور ہی نہیں ۔ ہاں ،البتہ مسلم وغیرہ میں ابن رمح کی روایت میں ہے ۔إِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا ، فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ ، حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ ، وَعَصَيْتَ اللهَ فِيمَا أَمَرَكَ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ ۔ صحیح مسلم ج1ص476۔ صحیح بخاری میں بھی یہ روایت موجود ہے ۔ مگر یہ اضافہ دراصل عبد اللہ

بن عمر کا ذاتی فتویٰ ہے مرفوع نہیں۔ علاوہ ازیں یہ ٹکڑا اِن کُنتُ طَلَّقتُهَاثَلَاثًا ایک مجلس میں تین طلاق دینے میں صریح نہیں۔ طَلَّقتُهَاثَلَاثًا سے تین بار طلاق بھی ہو سکتی ہے۔

2۔ قَالَ سَهلٌ : فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا فَرَغَا مِن تَلَاعُنِهِمَا ، قَالَ عُوَيمِرٌ : كَذَبتُ عَلَيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِن أَمسَكتُهَا ، فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا ، قَبلَ أَن يَأمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ ، (1) صحیح البخاری باب من اجاز طلاق الثلاث ج 2 ص 791

اس حدیث کو اس بات کے ثبوت میں پیش کیا جاتا ہے کہ جب حضرت عویمر عجلانی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یکجائی تین طلاقیں دے ڈالیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اس فعل پر کوئی نکیر نہیں فرمائی تو یکجائی تین طلاقیں واقع ہوجاتی ہیں۔

(جواب) سوم : مگر اس حدیث سے یہ استدلال کسی طرح صحیح نہیں کیونکہ لعان کے بعد از خود تفریق ہو ہی جاتی ہے۔ اور لعان کے بعد رجوع کی گنجائش ہی کہاں باقی رہتی ہے اور نہ کسی صورت میں دوبارہ نکاح کرنے کی۔ حالانکہ طلاق مغلظہ بائنہ کے بعد جب عورت کسی دوسرے مرد سے بسنے کی نیت سے نکاح کرے اور پھر دوسرا خاوند فوت ہوجائے یا وہ کسی پیشگی شرط (حیلہ ملعونہ) کے بغیر اپنے طور پر طلاق دے دے تو عورت عدت گزار کر اپنے پہلے خاوند سے شرعاً نکاح کر کے آباد ہو سکتی ہے۔ پس حضرت عویمر نے جو تین طلاقیں دیں وہ محض توکید اور توثیق کے لئے تھیں گویا انہوں نے اپنی صداقت اور غیرت کے ثبوت میں یہ طلاقیں دی تھیں۔ ورنہ لعان میں اس کے بغیر ہی تفریق ہو جاتی ہے۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کاروائی کا عبث قرار دے کر اس پر کوئی نکیر نہیں فرمائی ہوگی۔ چنانچہ امام ابن قدامہ الحنبلی ارقام فرماتے ہیں : اما حدیث المتلاعنین فغیر لازم لان الفرقة لم تقع بالطلاق فإنها وقعت بمجرد لعانهما .(2) المغنی ج 7 ص 103.

''رہی لعان والی حدیث تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ جدائی طلاق کی وجہ سے ہوئی تھی کیونکہ جدائی تو مجرد لعان سے ہوئی۔،،

اس لئے طلاق ایک ہو یا تین سب بے ضرورت تھیں۔ رہی یہ بات کہ رسول اللہصلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عویمر عجلانی کو ٹوکا کیوں نہیں۔ تو سرخیل علمائے احناف شمس الائمہ سرخسی نے بسوط میں اس کے دو جواب دیے ہیں۔ فرماتے ہیں :إنما ترک الإنکار علی العجلانی فی الوقت شفقة علیه لعلمه أنه بشدة الغضب بما لا یقبل قوله فیکفر فاخر الانکار إلی وقت اخر وانکر علیه فی قوله فلا سبیل لک علیها او کرهة ایقاع الثلاث لما فیه من سد باب التلافی من غیر حاجته وذلک غیر موجود فی حق العجلانی لأن باب التلافی بین المتلاعنین منسد ما داما مصرین علی اللعان والعجلانی کان مصیر علی اللعان

اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عجلانی کو ٹوکا نہیں۔ یہ بات شفقت کی بنا پر تھی۔ کیونکہ شدت غضب کی بنا پر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات شاید قبول نہ کرتا اور کافر ہو جاتا۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے (مناسب) وقت کے لئے ٹوکنے کو موخر رکھا اور اتنا فرما دیا کہ تجھے اب اس پر کوئی اختیار نہیں۔ یا یہ بات موجود نہیں کیونکہ لعان کرنے والے جب لعان پر مصر ہوں تو

تلافی کا دروازہ بند ہوتا ہے اور عجلانی لعان پر مصر تھے۔

علامہ انورشاہ کاشمیری حنفی نے اس حدیث پر گفتگو کرتے ہوئے ایک اور جواب دیا ہے وہ فرماتے ہیں : أولا فان التطابق بین الحکایة والمحکی عنه فی الصفة لیس بضروری یمکن ان طلقها فی الخارج متفرقا وعبر عنه الرواى ثلاثا اخذا بالحاصل ولا بعد فیه

پہلا جواب یہ ہے کہ صورت واقعہ اور اس بیان کے درمیان صفت واقعہ میں مطابقت ضروری نہیں۔ یہ ہوسکتا ہے کہ عجلانی نے تین طلاقیں الگ الگ دی ہوں اور راوی نے بطور حاصل کے انہیں تین کہہ دیا ہو اور اس میں کوئی بعد نہیں۔ (فیض الباری) جناب انورشاہ کے اس جواب سے بہت سی متعلقہ احادیث کو صحیح طور پر سمجھا جاسکتا ہے۔

3۔ عَن مَحمُودِ بنِ لَبِيدٍ قَالَ : «أُخبِرَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ - عَن رَجُلٍ طَلَّقَ امرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطلِيقَاتٍ جَمِيعًا فَقَامَ غَضبَانَ ثُمَّ قَالَ : أَيُلعَبُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَنَا بَينَ أَظهُرِكُم ، حَتَّى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَقتُلُهُ؟ وفى بعض روايات وامضاء عليه ولم يرده۔ النسائی

(جواب) چہارم : بعض روایات کا یہ ٹکڑا جو محل استدلال ہے ثابت نہیں ۔ مزید یہ کہ ہرچند حضرت محمود بن لبید عہد نبوی میں تولد ہوئے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا سماع محل نظر ہے ۔ امام ابن کثیر سرے سے حدیث کو منقطع ٹھہراتے ہوئے فرماتے ہیں : فیه انقطاع یہ روایت منقطع ہے ۔ تفسیر ابن کثیر ج 1 ص 477۔

4۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ : طَلَّقَ جَدِّي امْرَأَةً لَهُ أَلْفَ تَطْلِيقَةٍ، فَانْطَلَقَ أَبِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «أَمَا اتَّقَى اللَّهَ جَدُّكَ، أَمَّا ثَلَاثٌ فَلَهُ، وَأَمَّا تِسْعُ مِائَةٍ وَسَبْعَةٌ وَتِسْعُونَ فَعُدْوَانٌ وَظُلْمٌ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى عَذَّبَهُ، وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ۔ (مصنف عبد الرزاق)

(جواب) پنجم : یہ حدیث سنداً بے حد ضعیف ہونے کی وجہ سے لائق استدلال نہیں ۔ اس کے کچھ راوی ضعیف ہیں اور کچھ مجہول اس حدیث کی سند یہ ہے :

عن یحییٰ بن العلاء عن عبد اللہ بن الولید الوصافی عن ابراھیم بن عبادۃ بن الصامت عن داوٗد عن عبادۃ بن الصامت قال طلق جدی .

اَجیب بان یحیی بن العلاء ضعیف وعبد اللہ بن الولید ھالک وابراھیم بن عبد اللہ مجھول فای حجۃ فی روایۃ ضعیف عن ھالک عن مجھول ثم والد عبادۃ بن الصامت لم یدرک الاسلام فکیف بجدہ (1) نیل الاوطار ج 6 ص 232.

5۔ وحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنِ الْبَهِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، قَالَتْ : «طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا، فَلَمْ يَجْعَلْ لِي رَسُولُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنَى، وَلَا نَفَقَةً» (صحیح مسلم)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ایک مجلس کی تین طلاق دینے سے طلاق مغلظ پڑجاتی ہے ، ورنہ رجعی طلاق پڑتی تو بالاتفاق نفقہ کی حقدار ہوتیں ۔

(جواب) ششم : اس حدیث سے زیر بحث مسئلہ کے اثبات میں استدلال صحیح نہیں کیونکہ ثلاثا کا لفظ اس مطلب کے لئے صریح نہیں کہ یکجائی تین طلاقیں دی ہوں ۔ مزید یہ اس حدیث کی دوسری روایات میں یہ تصریح موجود ہے کہ اس سے پہلے دو طلاقیں ہوچکی تھیں اور یہ آخری اور تیسری طلاق تھی وہ روایت یہ ہے :

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ،

صحیح مسلم ہی میں ایک اور روایت بایں الفاظ آج بھی موجود ہے :

عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللہِ بْنِ عَبْدِ اللہِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، خَرَجَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِلَى الْيَمَنِ، فَأَرْسَلَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِتَطْلِيقَةٍ كَانَتْ بَقِيَتْ مِنْ طَلَاقِهَا ۔ (1) صحیح مسلم ج 1 ص 484.

ان دونوں صحیح احادیث سے ثابت ہوا کہ یہ تیسری طلاق تھی نہ کہ اکٹھی تین طلاقیں تھیں ۔ اور اصول حدیث کا مسلمہ قاعدہ الحدیث یفسر بعضہ بعضا کے مطابق پہلی حدیث طلقنی زوجی ثلاثا مجمل ہے اور یہ دونوں احادیث مفصل ہیں ۔

6۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ، أَخْبَرَتْهُ : أَنَّ امْرَأَةَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي، وَإِنِّي نَكَحْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ الْقُرَظِيَّ، وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟ لَا، حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ (2) صحیح البخاری : باب من طلاق الثلاث الخ ج 1 ص 791.

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رفاعہ نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دی تھی ۔ جس کو تین طلاقیں تصور کیا گیا اور اس کے نتیجہ میں حضرت رفاعہ پر وہ حرام ہوگئی ۔

(جواب) ہفتم : شیخ الاسلام حافظ ابن حجر صحیح البخاری کی شرح فتح الباری میں اس بودے استدلال پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں ؟

واستدل بقولها بت طلاق علی ان البتۃ ثلاث تطلیقات وھو عجب ممن استدل بہ فان البتۃ بمعنی القطع والمراد بہ قطع العصمۃ وھو اعم من ان یکون الثلاث مجموعۃ او بوقوع الثالثۃ التی ھی اٰخر ثلاث تطلیقات وسیاتی فی اللباس صریحا انہ طلقھا اٰخر ثلاث تطلیقات فبطل الاحتجاج. (فتح الباریٰ ج 9 ص 468 باب اذا طلقھا ثلاثا ثم فزوجت بعد العدۃ زوجھا غیرہ فلم یمسھا)

اس روایت میں پہلے فبت طلاقھا کہا، پھر اس کی وضاحت فطلقھا آخر ثلاث تطلیقات (تو اسے آخری تیسری طلاق دے دی) سے کر دی لہذا ثابت ہوا کہ اس حدیث کا مسئلہ زیر بحث سے کوئی تعلق نہیں۔

7۔ عَنْ رُكَانَةَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا أَرَدْتَ، قَالَ وَاحِدَةً، قَالَ آللَّهِ قَالَ آللَّهِ وَاحِدَةً قَالَ هُوَ مَا أَرَدْتَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ رُكَانَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، لِأَنَّهُمْ أَهْلُ بَيْتِهِ، وَهُمْ أَعْلَمُ بِهِ، وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ رَوَاهُ عَنْ بَعْضِ بَنِي أَبِي رَافِعٍ

(جواب) نہم: یہ حدیث در حقیقت ضعیف ہے امام ابو داؤد کا اس کو ابن جریج کی حدیث کے مقابلہ میں واضح کہنا اس صحیح قرار دینا صحیح نہیں۔ کیونکہ ابو داؤد جس کہہ رہے ہیں وہ بھی ضعیف ہے اس کا ایک روای زبیری بن سعید ہے:

قال الترمذی لانعرفہ الا من ھذا الوجہ وسالت محمد بن اسماعیل عن ھذا الحدیث فقال فیہ اضطراب ھذا آخر کلامہ وفی اسنادہ الزبیر بن سعید الھاشمی وقد ضعفہ غیر واحد وقال احمد ان طرقہ ضعیفہ قد وقع الاضطراب فی اسنادہ ومتنہ (3) عون المعبود ج 2 ص 232.

دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ دو روایتیں دو علیحدہ علیحدہ واقعات کے متعلق ہیں۔ پہلی روایت رکانہ کے والد عبد یزید کے بارے میں ہے۔ ملاحظہ ہو عون المعبود ج 2 ص 226 اور دوسری رکانہ کی اپنی طلاق کے متعلق ہے ملاحظہ ہو عون المعبود ج 2 ص 231۔ مزید تفصیل عون المعبود میں حافظ ابن قیم کے حوالہ سے ملاحظہ فرمائیں۔

مختصر یہ کہ بو داؤد کی روایت مضطرب بھی ہے اور ضعیف بھی اس لئے وہ قابل استدلال نہیں۔ مسند احمد کی رکانہ والی حدیث جو آگے آ رہی ہے جس میں طلاق بتہ کے بجائے طلاق ثلاثہ کا ذکر ہے وہ صحیح ہے۔

8۔ عَنْ عَلِيٍّ, قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا طَلَّقَ الْبَتَّةَ فَغَضِبَ, وَقَالَ: «تَتَّخِذُونَ آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا, أَوْ دِينَ اللَّهِ هُزُوًا وَلَعِبًا, مَنْ طَلَّقَ الْبَتَّةَ أَلْزَمْنَاهُ ثَلَاثًا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ
1) دار قطنی مع المغنی ج 4 ص 20

(جواب) دہم: یہ حدیث ضعیف ہے، لہذا اسے زیر بحث مسئلہ میں پیش کر کے استدلال کرنا صحیح نہیں۔ امام دار قطنی خود فرماتے ہیں۔ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ الْقُرَشِي ضَعِيفٌ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ۔ ۔ کہ اس روایت کا راوی اسماعیل بن امیہ القرشی ضعیف اور متروک ہے، یہ جھوٹی حدیثیں تیار کرتا ہے۔ اسکا ایک دوسرا راوی عثمان بن قطر ہے، ابن معین نے اس کے بارے میں فرمایا لایکتب حدیثہ اسی کی حدیث نہیں لکھی جاتی۔ ابن حبان نے کہا: یروی موضوعات عن الثقات ثقہ لوگوں سے موضوع حدیثیں روایت کرتا ہے۔

اس حدیث کا تیسرا راوی عبد الغفور ہے ان کے بارے علامہ محمد طاہر پٹوی نے کہا ہے یضع الحدیث۔ حدیث گھڑتا ہے۔ امام ابن تیمیہ اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں فی اسنادہ ضعفاء ومجاھیل۔ پس ایسی سخت ضعیف سے استدلال کرنا طفل تسلی سے زیادہ کچھ نہیں۔

9۔ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ الْخَثْعَمِيَّةُ عِنْدَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَلَمَّا قُتِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَتْ: لِتَهْنِئْكَ الْخِلَافَةُ، قَالَ: بِقَتْلِ عَلِيٍّ تُظْهِرِينَ الشَّمَاتَةَ اذْهَبِي فَأَنْتِ طَالِقٌ، يَعْنِي ثَلَاثًا قَالَ: فَتَلَفَّعَتْ بِثِيَابِهَا وَقَعَدَتْ حَتَّى قَضَتْ عِدَّتَهَا فَبَعَثَ إِلَيْهَا بِبَقِيَّةٍ بَقِيَتْ لَهَا مِنْ صَدَاقِهَا وَعَشَرَةِ آلَافٍ صَدَقَةً، فَلَمَّا جَاءَهَا الرَّسُولُ قَالَتْ (مَتَاعٌ قَلِيلٌ مِنْ حَبِيبٍ مُفَارِقٍ) فَلَمَّا بَلَغَهُ قَوْلُهَا بَكَى ثُمَّ قَالَ: لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ جَدِّي أَوْ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ جَدِّي يَقُولُ: "أَيُّمَا رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا عِنْدَ الْأَقْرَاءِ أَوْ ثَلَاثًا مُبْهَمَةً لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ" لَرَاجَعْتُهَا " (وَكَذَلِكَ) رُوِيَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمِرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ۔ ۔ (2) السنن الکبریٰ للبیھقی ج 7 ص 23 ودار قطنی (ج 4 ص 3.

اس کا جواب۔ مگر یہ روایت بھی سخت ضعیف ہونے کی وجہ سے مسئلہ زیر بحث میں اس سے استدلال کرنا کسی طرح بھی صحیح نہیں۔ اس حدیث کو حافظ بیہقی نے دو سندوں سے

ذکرکیا ہے۔ ان کے متعلق علماء جرح وتعدیل کی آراء پڑھیئے اور پھر فرمائے کہ یہ روایت حجت ہوسکتی ہے، پہلی سند کا ایک راوی محمد بن حمید الرازی کے بارے میں امام بخاری فرماتے ہیں۔ فیہ نظر وکذبہ ابوذرعۃ وعن الکوسج قال اشھد انہ کذاب قال صالح مارایت اجرا علی اللہ منہ کان یاخذ احادیث الناس فیقلب بعضہ بعضا. (3) تھذیب التھذیب ج 4 ص 135.

دوسرا راوی سلمہ بن فضل القرشی ہے۔

قال ابوحاتم منکر الحدیث وقال ابوذرعۃ قال علی خرجنا من الری حتی رمینا

بحدیثہ. (1) تھذیب التھذیب، ج7، 113. دوسری سند کے ایک ہی راوی کا حال بیان کرنا ہی کافی ہے۔ عمران بن مسلم قال ابواحمد الزبیری الرارافضی کانہ جرو کلب۔ جرو کا معنی پلہ اور کلب کا معنی کتا فقرہ خود جوڑلیجئے۔

یہ ہیں وہ احادیث جن سے یکجائی تین طلاقوں کو طلاق مغلظہ بائنہ قرار دینے کے لئے کھینچاتانی کی جاتی ہے۔ آپ نے دیکھا اس زیر بحث مسئلہ کے بارے میں کوئی صحیح تصریح غیر مبہم حدیث موجود نہیں جو صحیح ہیں وہ صریح نہیں اور جو صریح ہیں انکا مسئلہ زیر بحث کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص774

محدث فتویٰ